Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
بیرم ہفتہ
قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے
جلد ۶۴/۲۹ | ۲۹ رجب ۱۳۹۵ھ ۔ ۹ ظہور ۱۳۵۴ھش ۔ ۹ اگست ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۸۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں

جیسا کہ کل یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ) و دیگر ارکانِ قافلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۶۔ ظہور (۶۔ اگست) کو بخیر و عافیت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور خشوع و خضوع کے ساتھ التزاماً دعائیں فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ حضور کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور حضور بخیریت اس سفر سے واپس تشریف لائیں

آمین اللّٰھم آمین

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ ظہور۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"ٹانگوں اور کمر میں بہت درد ہے"

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۸ ظہور۔ آج مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ امیرِ مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے زیرِ ارشاد محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔

آپ نے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ چونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز طبی معائنہ اور علاج کی غرض سے ملک سے باہر تشریف لے گئے ہیں اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہم حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں اور حضور کی عدم موجودگی کی وجہ سے زیادہ مستعدی، بیداری اور چوکسی کے ساتھ اپنی تربیتی، تنظیمی اور اصلاحی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ نظام کی اطاعت، باہمی اتحاد و محبت، اولاد کی تربیت، نماز باجماعت اور ماحول کی درستی کا ہمیں خاص خیال رکھنا چاہیئے اور اس ضمن میں کوئی رخنہ یا کمی پیدا نہیں ہونے دینی چاہیئے۔

نمایاں کامیابی:۔ امسال آزاد کشمیر کے میٹرک کے امتحان میں ایک احمدی طالبعلم عزیزم محمد یوسف ابن خواجہ محمد رمضان صاحب میرپور بورڈ بھر میں اوّل آیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مبارک کرے۔ آمین

(محمد مظفر ایم۔ اے۔ راولپنڈی)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محبت و تعظیم کیساتھ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت انسان کو خدا کا محبوب بنا دیتی ہے

پُرجوش نیکی گناہ کے خس و خاشاک کو بھسم کرنے کے لئے آگ کا حکم رکھتی ہے

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنا جس کے لوازم میں سے محبت اور تعظیم اور اطاعتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس کا ضروری نتیجہ یہ ہے کہ انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی گناہ کی زہر کھا چکا ہے تو محبت اور اطاعت اور پیروی کے تریاق سے اس زہر کا اثر جاتا رہتا ہے اور جس طرح بذریعہ دوا مرض سے ایک انسان پاک ہو سکتا ہے ایسا ہی ایک شخص گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح نور ظلمت کو دور کرتا ہے اور تریاق زہر زائل کرتا ہے اور آگ جلاتی ہے ایسا ہی سچی اطاعت اور محبت کا اثر ہوتا ہے۔ دیکھو آگ کیونکر ایک دم میں جلا دیتی ہے۔ پس اسی طرح پُرجوش نیکی جو محض خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے کی جاتی ہے وہ گناہ کا خس و خاشاک بھسم کرنے کے لئے آگ کا حکم رکھتی ہے۔ جب ایک انسان سچے دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے اور آپ کی تمام عظمت اور بزرگی کو مان کر پورے صدق و صفا اور محبت اور اطاعت سے آپ کی پیروی کرتا ہے یہاں تک کہ کامل اطاعت کی وجہ سے فنا کے مقام تک پہنچ جاتا ہے تب اس شدید تعلق کی وجہ سے جو آپ کے ساتھ ہو جاتا ہے وہ الٰہی نور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترتا ہے اُس سے یہ شخص بھی حصہ لیتا ہے تب چونکہ ظلمت اور نور کی باہمی منافات ہے وہ ظلمت جو اس کے اندر ہے وہ دور ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کوئی حصہ ظلمت کا اس کے اندر باقی نہیں رہتا اور پھر اس نور سے قوت پا کر اعلیٰ درجہ کی نیکیاں اس سے ظاہر ہوتی ہیں اور اس کے ہر عضو سے محبتِ الٰہی کا نور چمک اٹھتا ہے تب اندرونی ظلمت بکلّی دور ہو جاتی ہے اور علمی رنگ سے بھی اس میں نور پیدا ہو جاتا ہے اور عملی رنگ سے بھی نور پیدا ہو جاتا ہے۔ آخر ان نوروں کے اجتماع سے گناہ کی تاریکی بھی اس کے دل سے کوچ کرتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ نور اور تاریکی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے لہٰذا ایمانی نور اور گناہ کی تاریکی بھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۱ نمبر ۵ صفحہ ۲۰۲)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۹ ظہور ۱۳۵۴ھش
۹ اگست ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اٹل اور مسلّمہ حقیقت

یہ امر دنیا کی مسلمہ حقیقتوں اور صداقتوں میں شامل ہے کہ جھوٹ ایک حد درجہ قبیح اور گھناؤنا فعل ہے جو کبھی پنپ نہیں سکتا اسے اختیار کرنیوالے عارضی فائدہ تو اٹھا سکتے ہیں لیکن بالآخر اس کا انجام بہرحالی ناکامی و نامرادی اور سراسر خسران اور بربادی ہے اس کے بالمقابل راستبازی اور سچائی کو اختیار کرنا اور مضبوطی کیساتھ اسپر قائم رہنا اور ڈٹے رہنا ایک ایسی نیکی ہے جسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔ انجام کار اس کا نتیجہ بہرحال کامیابی اور خیر و برکت کی صورت میں نکلتا ہے دنیا کی تاریخ میں کوئی ایک بھی ایسی مثال موجود نہیں کہ جھوٹ کی نجاست پر منہ مارنے والے کامیاب ہوئے ہوں اور سچائی اور راست بازی پر قائم رہنے والے ناکام ہوگئے ہوں۔ عارضی اور وقتی کامیابی یا ناکامی تو الگ امر ہے لیکن مستقل اور دنیا کی تاریخ میں قائم اور ثبت ہوجانیوالی ناکامی ہمیشہ جھوٹ کے مقدر ہی میں رہی ہے اور کامیابی اور فتح و ظفر ہمیشہ راست بازی اور سچائی اختیار کرنے والوں ہی کے حصہ میں آئی ہے۔ یہ ایک اٹل قانون خداوندی ہے جو ہمیشہ سے قائم ہے اور ہمیشہ ہی قائم رہے گا!

اسلام نے تو خاص طور پر اُمّتِ مسلمہ سے تعلق رکھنے والے افراد کو یہ تاکیدی حکم دیا ہے کہ وہ ہر حالت میں سچائی پر قائم رہیں اور جھوٹ سے بکلی پرہیز رکھیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں واضح الفاظ میں فرماتا ہے کہ "واجتنبوا قول الزور" (الحج) یعنی اے مسلمانو! تمہارا یہ فرض ہے کہ ہر حالت میں جھوٹ بولنے سے اجتناب اختیار کرو! — ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ عباد الرحمٰن کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ (الفرقان)

یعنی خدا کے بندے وہ ہیں جو کبھی جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور ہر حالت میں سچائی پر قائم رہتے ہیں۔

سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضور ضرور بتائیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کا شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا سب سے بڑے گناہ ہیں، اس کے بعد آپؐ تکیے کا سہارا چھوڑ کر بیٹھ گئے اور آپ نے بڑے زور اور جوش کے ساتھ فرمایا اور اسے کئی بار دہرایا کہ:-

دیکھو تیسرا بڑا گناہ جھوٹ ہے۔ (بخاری کتاب الادب)

اس سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام کے نزدیک جھوٹ ایک نہایت درجہ قبیح اور گھناؤنا فعل ہے اور خدائے رحمان کے بندے اسے کبھی اختیار کرنے کی جرأت نہیں کرسکتے کیونکہ اس سے خدا کے حکم کی صریحاً خلاف ورزی ہوتی ہے اور مومن کبھی اسے گوارا نہیں کرسکتا۔ لیکن یہ دیکھ کر بہت تعجب اور افسوس ہوتا ہے کہ اسوقت ہم جس ماحول اور معاشرہ میں اپنی زندگی گذار رہے ہیں اس میں راست بازی اور سچائی کی بجائے جھوٹ اور کذب و افتراء کا دور دورہ ہے۔ ہر طبقہ میں اور ہر شعبہ زندگی میں بے دریغ جھوٹ بولا جاتا ہے اور مسلسل اور متواتر بولا جاتا ہے اور اس امر کو بالکل فراموش کر دیا جاتا ہے کہ جھوٹ بولنے والے اللہ تعالیٰ کی لعنت کے مستحق ہیں چنانچہ قرآن مجید صاف الفاظ میں فرماتا ہے کہ فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین۔ (آل عمران)

مزید تعجب اور افسوس یہ ہے کہ ہمارے ہاں جھوٹ کو اختیار کرنے والے بہت سے ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو بظاہر خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کا دم بھرتے ہیں۔ وہ اسلام اور قرآن سے نہ صرف یہ کہ عقیدت کا اظہار کرتے ہیں بلکہ ان کی عزت قائم کرنے کے دعویدار ہیں لیکن اس کے باوجود دانستہ طور پر بڑی ہی دیدہ دلیری سے جھوٹ بولتے ہیں اور اپنے ذاتی مفاد اور ادنیٰ خواہشوں کو پورا کرنے کیلئے دوسروں پر کذب و افتراء پر مشتمل الزامات لگاتے ہیں اور پھر از راہ ظلم متواتر اور مسلسل انہیں دوہراتے چلے جاتے ہیں۔ جھوٹ بولنے پر اس دلیری کو دیکھ کر سوائے اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ دراصل ان لوگوں کے دلوں میں نہ خدا کا خوف ہے نہ اُس پر ایمان ہے اور نہ اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکامات کا انہیں کچھ احترام ہے۔ اگر ان کے دلوں میں ذرا برابر بھی یہ احساس ہوتا کہ ہم نے آخر ایک دن مرنا ہے اور خدا کے سامنے جوابدہ ہونا ہے تو وہ کبھی اتنی دلیری سے جھوٹ بولنے کی جرأت نہ کرتے۔ لیکن ان تمام افسوسناک اور دردناک حالات کے باوجود یہ اٹل حقیقت پہلے کی طرح آج بھی قائم ہے اور ہمیشہ قائم رہے گی کہ جھوٹ کبھی پنپ نہیں سکتا۔ عارضی فائدے یا وقتی کامیابی تو اس سے حاصل ہوسکتی ہے لیکن انجام کار جھوٹ بہرحال ناکام رہتا ہے اور جھوٹ پر انحصار رکھنے والوں کے لئے بہرصورت ناکامی و نامرادی مقدر ہے اور اصلی اور حقیقی کامیابی انہی کو حاصل ہوگی جن کے قلوب خوف خدا سے لرزاں و ترساں ہیں اور جو ہر طرح کے ابتلاؤں اور مشکلات و مصائب کے باوجود سچائی اور راست بازی پر قائم رہتے ہیں اور محض اس لئے قائم رہتے ہیں کہ یہ خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم ہے اور اس کی اطاعت ہی میں سب خیر و برکت اور ہر طرح کی فوز و فلاح مضمر ہے۔

ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسلام کا عملی نمونہ ظاہر کرنے کے لئے قائم کیا ہے۔ ہم نے خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جملہ احکام پر بہرصورت کاربند رہنا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ موجودہ معاشرہ اور ماحول سے متاثر نہ ہو اور ہر حالت میں سچائی اور راست بازی کے اعلیٰ معیار کو اپنا شعار بنائے رکھے۔ کسی صورت اور کسی حالت میں بھی اس کے قدموں میں لغزش پیدا نہ ہو اور اس کا دل ہر حالت میں اس یقین اور ایمان سے پُر ہو کہ بالآخر سچائی ہی کو فتح حاصل ہوتی ہے اور جھوٹ کے مقدر میں بہرحال ناکامی اور نامرادی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"حقیقت میں جب تک انسان جھوٹ کو ترک نہیں کرتا وہ مطہر نہیں ہوسکتا۔ نابکار دنیادار کہہ سکتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں ہوتا (مگر) یہ ایک بیہودہ گوئی ہے۔ اگر سچ سے گذارہ نہیں ہو سکتا تو پھر جھوٹ سے بھی ہرگز گذارہ نہیں ہوسکتا۔ افسوس کہ یہ بدبخت لوگ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے۔ وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بدوں گذارہ نہیں ہوسکتا۔ ..... امن اور عافیت کی یہی سبیل ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا معاملہ صاف ہو۔ اور وہ اس کا سچا اور مخلص بندہ بن جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ صدق اختیار کرے۔ جسمانی نظام کی کل بھی صدق ہی ہے۔ جو لوگ صدق کو چھوڑ دیتے ہیں اور خیانت کر کے جرائم کو پناہ میں لانے والی سپر کذب کو اختیار کرتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ آنی اور عارضی طور پر ممکن ہے اس سے کسی انسان کو کچھ فائدہ حاصل ہو جائے۔ لیکن فی الحقیقت کذب اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہوجاتا ہے اور اندر ہی اندر اسے دیمک لگ جاتی ہے۔ ایک جھوٹ کے لئے پھر اسے بہت سے جھوٹ تراشنے پڑتے ہیں۔ کیونکہ اس جھوٹ کو سچائی کا رنگ دینا ہوتا ہے۔ اسی طرح اندر ہی اندر اس کے اخلاقی اور روحانی قویٰ زائل ہوجاتے ہیں۔ ....

یقیناً یاد رکھو! کہ جھوٹ بہت بُری بلا ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ ..... پس تمہارے لئے یہ ضروری بات ہے کہ صدق اختیار کرو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۶۷)

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم میں سے ہر ایک کو سچائی اور راست بازی کے اعلیٰ معیار کو قائم کرنے اور پھر اسے مرتے دم تک قائم رکھنے کی توفیق بخشے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز ــــ اسلام کا ایک اہم رکن

مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کروڈھی (سندھ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ
دَائِمُوْنَ ۔ (معارج ع۱)

یعنی مومن اپنی نمازوں میں ناغہ نہیں ہونے دیتے بلکہ ہمیشہ باقاعدگی سے نماز ادا کرتے ہیں

فرمایا:۔

وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ
یُحَافِظُوْنَ ۔

یعنی کامل مومن اپنی نماز کی حفاظت کرتے رہتے ہیں اور اسے اعلیٰ اور کامل بنانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ

یعنی نماز دین کا ستون ہے

نماز دراصل ایک ایسی اعلیٰ سیڑھی ہے جس کے ذریعہ ایک مومن اللہ تعالیٰ کو حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کا دیدار پا سکتا ہے۔ قرآن شریف نے اسی لئے اس بات پر زور دیا ہے کہ نماز اپنے وقت پر اور باجماعت ہی پڑھی جائے اکیلے بھی کسی ایک جگہ پر کہ نہیں کہ اکیلے گھر پر یا دکان پر یا کسی اور جگہ بغیر کسی عذر کے نماز پڑھ لیا کرے۔

آجکل چونکہ مادیت کا دور دورہ ہے بعض لوگوں کے نزدیک اپنے کاروبار میں مصروف رہنا۔ نماز پڑھنے سے زیادہ اہم ہے اور اس بات کی وہ تکلیف بھی گوارا نہ کریں گے کہ دکان بند کر کے نماز باجماعت کے لئے مسجد چلے جائیں گویا ایسے لوگوں کی نظر میں نماز کی کوئی قدر و احترام نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ
مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ
الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا
(مسلم)

یعنی آبادیوں میں سے خدا تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیاری جگہ ان کی مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند جگہ ان کے بازار ہیں۔

اس حدیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انسان اپنی تجارت خرید و فروخت یا کسب معاش کے لئے بازار نہ جائے بلکہ اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ جب نماز کا وقت ہو جائے اور بازار اور دکانیں کھلی رہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کو انتہائی طور پر ناپسند ہے۔ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

"میرے پاس شکایتیں پہنچتی رہتی ہیں کہ بعض لوگ نمازوں میں سست ہیں اور بعض بالکل ہی نہیں پڑھتے میں اس نقص کو دیکھتے ہوئے خصوصیت سے ۔ ۔ ۔ ۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ سے کہتا ہوں کہ نماز کے متعلق ان میں سے ہر ایک شخص اپنے ہمسایہ کی اس طرح جاسوسی کرے جس طرح پولیس محکمہ کی جاسوسی کا کام کیا کرتی ہے جب تک رات اور دن ہم میں سے ہر شخص اس طرف متوجہ نہ ہو کہ ہمارا ہر فرد خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا بچہ ہو یا جوان نماز باقاعدگی کے ساتھ ادا کرے اور کوئی ایک نماز بھی نہ چھوڑے اس وقت تک ہم کبھی اپنے اندر حقیقی روحانیت قائم نہیں کر سکتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکتے ہیں۔ مثلاً میں تمہیں بار بار توجہ دلاتا ہوں کہ نمازوں کے وقت دکانیں کھلی نہیں ہونی چاہئیں آخر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کی دکان کھلی بھی رہے اور پھر اس کے متعلق یہ سمجھا جائے کہ وہ نماز باجماعت بھی ادا کرتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر نمازوں کے وقت کوئی شخص اپنی دکان کو کھلا رکھتا ہے تو اس کے سوا اس کے اور کوئی معنی نہیں ہو سکتے کہ اس کے دل میں نماز کا احترام نہیں۔ اس وقت بہر حال ایک احمدی کہلانے والے کو اپنی دکان بند کرنی چاہئے اور نماز باجماعت کے لئے مسجد میں جانا چاہئے۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پس آج سے میں انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کا فرض مقرر کرتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ کہ وہ اس امر کی نگرانی رکھیں نمازوں کے اوقات میں کوئی دکان کھلی نہ رہے۔ میں اس کے بعد ان لوگوں کو نہ صرف مجرم سمجھوں گا جو نماز باجماعت ادا نہیں کریں گے اور یہ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کو بھی مجرم سمجھوں گا کہ انہوں نے نگرانی کا فرض ادا نہیں کیا ہم پر اس شخص کی کوئی ذمہ داری نہیں ہو سکتی جو بے نماز ہے۔ اور ایسے شخص کا یہی علاج ہے کہ ہم اس کے احمدیت سے خارج ہونے کا اعلان کر دیں مگر جو منتظم ہیں وہ بھی مجرم سمجھے جائیں گے اگر انہوں نے لوگوں کو نماز باجماعت کے لئے آمادہ نہ کیا وہ صرف یہ کہہ کر بری الذمہ نہیں ہو سکتے کہ ہم نے لوگوں سے کہہ دیا تھا اگر لوگ نماز نہ پڑھیں تو ہم کیا کریں۔ خدا نے ان کو طاقت دی ہے اور ان کو ایسے سامان عطا کئے ہیں جن سے کام لے کر وہ اپنی بات لوگوں سے منوا سکتے ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ لوگ ان کی بات نہ مانیں وہ انہیں نماز باجماعت کے لئے مجبور کر سکتے ہیں اور اگر وہ مجبور نہیں کر سکتے تو کم از کم ان کے اخراج از جماعت کی رپورٹ کر سکتے ہیں اور مجھے ان کے حالات سے اطلاع دے سکتے ہیں بہر حال کوئی نہ کوئی طریق ہونا چاہئے جس سے ان لوگوں کا پتہ لگ سکے جو بظاہر ہمارے ساتھ ہیں مگر درحقیقت ہمارے ساتھ نہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ ایسے لوگ ہمارے ساتھ لگے چلے جائیں اور اپنی اصلاح بھی نہ کریں اس کے نتیجہ میں اور لوگوں پر بھی برا اثر پڑتا ہے اور وہ بھی نمازوں میں سست ہو جاتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ اس کے ساتھ ہی میں بیرونی جماعتوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں بھی اپنے بچوں اور نوجوانوں اور عورتوں اور مردوں کو نماز باجماعت کی پابندی کی عادت ڈالنی چاہئے اور اگر اس بات میں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے تو وہ ہرگز اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو نہیں ہو سکتے چاہے وہ کتنے ہی چندے دیں اور چاہے کتنے ریزولیوشن پاس کر کے بھجوا دیں۔"

(مشعل راہ صفحہ ۳۲۷-۳۲۸)

اسی طرح حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۲۲ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر "نجات" کے عنوان سے جو تقریر فرمائی اس میں فرمایا:۔

"نماز۔ اس میں ناغہ قطعاً جائز نہیں اگر کوئی انسان اس میں ایک بھی ناغہ کرتا ہے تو اسے توبہ کر کے پھر نئے سرے سے مسلمان بننا پڑے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم گھر پر پڑھ لیتے ہیں مگر وہی نماز فائدہ دے سکتی ہے جو جماعت کے ساتھ پڑھی جائے گھر پر نماز پڑھنے والے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق قرار دیا ہے۔ میں افسوس سے کہتا ہوں کہ احمدیوں کے متعلق بھی بعض جگہ شکایت ہے کہ وہ باقاعدہ جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان کے لئے ۔ ۔ ۔ ۔ کہا گیا ہے کہ سختی سے انتظام کیا جائے اور اگر وہ اپنی حرکت سے باز نہ آئیں تو ان کو سزا دی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ اور اس کے یہ معنی ہیں کہ ہم اعلان کر دیں کہ اس کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے پس باجماعت نماز کی پابندی کرو اور اسے بہت ضروری سمجھو۔" (نجات صفحہ [illegible])

اسی طرح فرمایا:۔

"نماز روحانیت کا سرچشمہ ہے اور بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کا مقرب بننے کا ذریعہ ہے تم یہ جانتے ہو کہ اگر کوئی شخص سنکھیا کھا لے تو یقیناً مر جاتا ہے اسی طرح تمہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ نماز نہ پڑھنا بھی سنکھیا کھانے سے کم نہیں فرق صرف اتنا ہے کہ یہ سنکھیا ایسا ہے جو قیامت کے دن اپنا اثر دکھائے گا۔ اور انسان کو ابدالآباد تک کی دوزخ میں ڈال دے گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سنکھیا کھانا اتنا مضر نہیں جتنا نماز نہ پڑھنا مضر ہے کیونکہ سنکھیا کھانے سے تو انسان پر ایک موت وارد ہوتی ہے لیکن نماز نہ پڑھنے کے نتیجہ میں انسان جو سنکھیا کھاتا ہے وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسا ہے کہ اسمیں کبھی کوئی مومن انسان پڑے
آتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا
ہے لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی
کہ دوزخ میں انسان نہ مر سکے گا اور
نہ ہی زندہ رہیگا ہر وقت اس کو موت
آتی رہے گی لیکن اس کے باوجود وہ
مر نہیں سکے گا۔ ...... جتنے
عیب، جتنی سستیاں اور جتنی بدیاں
ہوں گی۔ وہ سب موت کی شکل میں
اس کے سامنے نمودار ہوں گی اور ہر
چیز اس کے لئے ایک موت لائے گی ایک
نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک موت ہوگی
اور پھر دوسری موت دوسری نماز نہ
پڑھنے کی وجہ سے ...... پس
نماز نہ پڑھنا ایک ایسا زہر ہے جو انسان
کو ابدالآباد کے دوزخ میں ڈال کر اس
پر کئی موتیں وارد کرتا ہے۔ اس سے بچنا
چاہیئے اور نماز میں بھی باقاعدگی اختیار
کرنی چاہیئے۔"
(مشعل راہ صفحہ ۷۶۱)

نماز پڑھنے کی اصل غرض گناہوں سے
آزاد ہونا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز پڑھنے
سے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح
موسم خزاں میں درختوں سے پتے جھڑتے
ہیں اور ایک موقع پر صحابہؓ سے دریافت
فرمایا کہ مجھے ایسے شخص کے متعلق بتاؤ کہ
جس کے گھر کے سامنے نہر بہتی ہو اور
وہ دن میں پانچ مرتبہ اس میں نہاتا ہو کیا
اس کے بدن پر کوئی میل باقی رہ جائیگی
صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کے
بدن پر پھر میل کیسے رہ سکتی ہے۔
آپ نے فرمایا بس یہی مثال پانچ نمازوں
کی ہے کہ جس سے انسان گناہوں سے بکلی
پاک و صاف ہو کر نکھر جاتا ہے۔

پس نماز باجماعت ایک ایسی عبادت
ہے کہ جس کے بغیر اسلام نامکمل رہتا ہے
اور یہی وہ ستون ہے کہ جس کو مضبوط
رکھنا تمام مسلمانوں کا اولین فرض ہے

قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان
اپنے کسی عزیز یا رشتہ دار یا دوست
سے ملنے جاتا ہے تو بڑی کر و فر سے
تیاری کرتا ہے لیکن معبود حقیقی یا انتہا
اور حقیقی دوست سے ملتا ہو تو اس
کی تیاری سے پہلو تہی یہ تو مسلمان کو زیب
نہیں دیتی۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت
ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا۔

اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ
بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ
مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ
فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ
وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ
فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ"
(ترمذی کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قیامت کے دن سب سے
پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب
لیا جائے گا۔ وہ نماز ہے اگر یہ حساب
ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہوگیا اور
اس نے نجات پائی اور اگر یہ حساب
خراب ہوا تو وہ ناکام ہوگیا اور
گھاٹے میں رہا۔

پس جس چیز کا حساب اور امتحان
سب سے پہلے لیا جائے گا اسکی تیاری
تو خوب ہونی چاہیئے مگر افسوس ہے کہ
بہت سے مسلمان کہلانے والے اس اہم
فریضہ عبادت سے بڑی عمدگی کیساتھ
کنارہ کشی کر جاتے ہیں اور کسی کے پوچھنے
پر عذر تراش دیتے ہیں۔ وہ پوچھنے
والے کو تو یقیناً مطمئن کر سکتے
ہیں مگر اللہ تعالیٰ کو نہیں۔ اللہ تعالیٰ
محض زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا
اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے
یقیناً اچھے اعمال کی اور اچھے اخلاق
کی ضرورت ہے۔

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ظہر
عصر اور مغرب پر تو حاضر ہو جاتے ہیں
لیکن فجر اور عشاء نماز باجماعت پڑھنا
ان کو دوبھر اور بڑی مشکل کام نظر
آتا ہے۔ شاید انہیں ان دونوں نمازوں
کی فضیلت کا علم نہیں نبی اکرم صلے اللہ
علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

"عن عثمان بن عفانؓ
قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
من شهد العشاء فی
جماعة کان له قیام
نصف لیلة ومن صلی
العشاء والفجر فی جماعة
کان له کقیام لیلة"
(ترمذی حصہ اول صفحہ ۵۹)

ترجمہ:۔ حضرت عثمان بن عفانؓ
بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ جو شخص نماز عشاء جماعت کے
ساتھ ادا کرے اسے نصف رات
تک عبادت کرنے کا ثواب اور اجر
ملتا ہے اور جو شخص عشاء اور فجر
دونوں جماعت کے ساتھ ادا کرتا
ہے گویا اس نے ساری رات ہی
عبادت کی۔

نماز فجر اور نماز عشاء باجماعت
پڑھنے سے ساری رات عبادت کا
ثواب ملتا ہے اور جو شخص نہ پڑھے اس
کے متعلق بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کا ارشاد ہے:۔

لَیْسَ صَلٰوۃٌ اَثْقَلَ عَلَی
الْمُنَافِقِیْنَ مِنَ الْفَجْرِ
وَالْعِشَاءِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ
مَا فِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا
وَلَوْ حَبْوًا"
(بخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ منافقوں پر فجر اور عشاء
کی نماز سے بڑھ کر کوئی نماز
بوجھل نہیں اگر انہیں پتہ ہوتا
کہ دو نمازوں میں کتنا ثواب ہے
تو خواہ انہیں گھٹنوں اور ہاتھوں
کے بل گھسٹتے ہوئے آنا پڑتا۔ تب بھی
وہ ضرور ان نمازوں میں پہنچتے۔

پس نماز باجماعت پڑھنا ہر مسلمان
پر ایک بڑا اور اہم فرض ہے جس کو ادا
کئے بغیر انسان نہ ہی گناہوں سے پاک
ہو سکتا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں
کا وارث ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی اسکے
ادا کئے بغیر سرخروئی ہو سکتی ہے۔

یقیناً وہ لوگ جو نماز باجماعت
کے لئے حاضر نہیں ہوتے نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ان پر بڑے غصے کا
اظہار فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ
اَنْ اٰمُرَ فِتْیَتِیْ اَنْ
یَّجْمَعُوْا حُزَمَ الْحَطَبِ
ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ
فَتُقَامَ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰی
اَقْوَامٍ لَا یَشْهَدُوْنَ
الصَّلٰوةَ"
(ترمذی حصہ اول صفحہ ۳۵)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے
ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں
جوانوں کو لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم
دوں پھر کسی اور کو حکم دوں کہ نماز کرائے
خود ان لکڑیوں کو لے کر ان لوگوں کو جلا
دوں جو نماز باجماعت کے لئے مسجد نہیں آتے

دوسری حدیث میں یوں ہے کہ ان لوگوں
کو جو مسجد میں نماز باجماعت کے لئے نہیں آتے
گھروں سمیت آگ لگا دوں لیکن مجھے ترس
آتا ہے کہ ان میں بچے اور عورتیں ہیں۔

اب اس سے بڑھکر نبی اکرم صلے اللہ
علیہ وسلم غصہ کا اظہار اور کیا کر سکتے ہیں
بڑا افسوس ہوگا ان لوگوں کے دلوں پر جو یہ
حدیث پڑھ بھی جائیں اور ان کے دلوں
میں ذرا بھی خوف خدا اور خوف رسول
(صلی اللہ علیہ وسلم) نہ آئے!

ایک سلیم الطبع انسان یقیناً جب اس
حدیث کو پڑھے گا تو اس کے رونگٹے کھڑے
ہو جائیں گے اور اس کا کلیجہ
منہ کو آئے گا اور وہ آئندہ نماز باجماعت
ادا کرنے کا ضرور تعہد کرے گا۔

خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ میں تو آنکھوں سے معذور صحابہؓ بھی
مسجد میں آکر نماز باجماعت ادا کرتے
اب اللہ تعالیٰ کا کتنا فضل ہے کہ اس نے ہمیں
آنکھوں جیسی نعمت عظمیٰ سے بھی متمتع کیا اور
صحت بھی عطا کی۔ اب اگر ہم مساجد میں نماز
باجماعت ادا کرنے نہ جائیں تو کتنے بڑے مذہبی
اور قومی مجرم ہوں گے۔

اپنے مضمون کے آخر میں حضرت مسیح
موعود علیہ السلام کے نماز کے بارے میں
ایک ارشاد لکھتا ہوں۔ حضور فرماتے
ہیں:۔

"نماز خدا کا حق ہے اسے خوب
ادا کرو اور خدا کے دشمن سے
مداہنہ کی زندگی نہ برتو وفا
اور صدق کا خیال رکھو اگر سارا
گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو
مگر نماز کو ترک نہ کرو
وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز
کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے
ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے
ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا
ہے نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ
نہیں ہے جو اسے منحوس کہتے ہیں
ان کے اندر خود زہر ہے جیسے
بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے
ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں
آتا یہ دین کو درست کرتی ہے
اخلاق کو درست کرتی ہے دنیا
کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزا
دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے
...... قرآن شریف میں
دو جنتوں کا ذکر ہے ایک ان
میں سے دنیا کی جنت ہے اور
وہ نماز کی لذت ہے"
(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۷۰)

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

۱- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۱۴۹:-

میں محمد الدین ولد اروڑا صاحب۔ قوم ارائیں۔ عمر ۷۰ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن سیالکوٹ شہر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد مبلغ ۲۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد الدین معرفت مسجد احمدیہ محلہ اراضی یعقوب۔ سیالکوٹ شہر۔

گواہ شد۔ نذیر احمد ولد عمر الدین صاحب سیالکوٹ شہر۔

گواہ شد۔ صوفی محمد بشیر پریذیڈنٹ اراضی یعقوب سیالکوٹ شہر۔

مسل نمبر ۲۲۱۵۰:-

میں خورشید بیگم زوجہ محمد اسلم صاحب ٹھیکیدار بھٹہ۔ قوم ونڈمار پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۲ سال۔ بیعت ۱۹۷۱ء۔ ساکن نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ ۵۰۰/- روپے

۲- زیور طلائی وزنی ۲ تولے ۱۰ ماشہ

مالیتی ۱۵۰۰/- روپے

نوٹ۔ حق مہر کی رقم زیور میں شامل ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ خورشید بیگم نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ زوجہ محمد اسلم صاحب ٹھیکیدار بھٹہ خشت نارنگ منڈی۔

گواہ شد۔ حاجی سلطان احمد ولد اللہ دیا صاحب برٹ۔ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ مستری اللہ رکھا سیکرٹری مال گھوچلی و بھنڈیر ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۲۱۵۱:-

میں افتخار احمد عارف ولد چوہدری بشیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۹۵/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ افتخار احمد عارف اوورسیر ایم۔ ای۔ ایس اوکاڑہ چھاؤنی ضلع ساہیوال۔

گواہ شد۔ محمد حسین ولد امام دین صاحب وصیت ۱۰۶۱۶ اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

گواہ شد۔ محمد شریف وصیت ۸۶۰۴ م/ شریف جنرل سٹور صدر بازار اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

مسل نمبر ۲۲۱۵۲:-

میں شیخ نور احمد ولد شیخ رحیم بخش صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۷۱ سال پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۴۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ نور احمد چرم فروش۔ الف بلاک اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

گواہ شد۔ حکیم فضل کریم مجاہد وصیت ۱۱۶۸۰ اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

گواہ شد۔ محمد حسین ولد امام دین صاحب وصیت ۱۰۶۱۶ اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

مسل نمبر ۲۲۱۵۳:-

میں نظام الدین احمد ناصر ولد محمد بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ مزدوری۔ عمر ۲۶ سال۔ بیعت ۱۲ فروری ۱۹۶۹ء ساکن محمود آباد ضلع کراچی۔ آج بتاریخ ۲۴/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ نظام الدین احمد ناصر معرفت ملک خالق داد خان صاحب احمد جنرل سٹور ٹیونیشیا لائن کراچی نمبر ۳۔

گواہ شد۔ عبدالسمیع احمد ولد محمد عبدالخالق صاحب سیکرٹری وصایا محمود آباد نمبر ۶ کراچی نمبر ۲۹۔

گواہ شد۔ خالق داد خان صدر حلقہ محمود آباد۔ کراچی۔

مسل ۲۲۱۵۴:-

میں برکت بی بی بیوہ اللہ رکھا صاحب قوم راجپوت بھٹی۔ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال۔ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن دارالیمن ربوہ۔ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بچگان ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ برکت بی بی [illegible] دارالیمن وسطی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد حسین ولد نظام الدین صاحب دارالیمن ربوہ۔

گواہ شد۔ عبدالمجید شیدا ولد اللہ رکھا صاحب۔ دارالیمن وسطی ربوہ۔

(باقی)

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے (مینجر)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ماہ جولائی کی رپورٹ جلد از جلد مرکز کو بھجوا دیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیارھویں صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

امام ربّانی مجدّد الفِ ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی

حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی (ولادت ۹۷۱ھ/۱۵۶۴ء وفات ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء) امام ربانی اور قطب الاقطاب تھے۔ آپ کے مکتوبات و ملفوظات علم تصوف کا بیش بہا گنجینہ ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کمالاتِ نبوت کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

"حصولِ کمالاتِ نبوت مرتابعان را بطریق تبعیت و وراثت بعد از بعثت خاتم الرسل علیہ وعلی جمیع الانبیاء والرسل الصلوٰۃ والتحیات منافی خاتمیت اُو نیست علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام فلا تکن من الممترین۔"

(مکتوبات امام ربانی جلد ا مکتوب ۲۷۱ صفحہ ۴۳۲)

ترجمہ:- حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد آپؐ کے متبعین کا آپؐ کی پیروی اور وراثت کے طور پر کمالاتِ نبوت کا حاصل کرنا آپ کے خاتم الرسل ہونے کے منافی نہیں ..... لہٰذا اے مخاطب! تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

اعلاناتِ نکاح

۱۔ میری بھتیجی عزیزہ سیدہ دُرِّ ثمین بی۔اے بنت میجر سید محمود احمد شاہ صاحب کراچی کا نکاح عزیز لطف الرحمٰن بی۔اے آنرز ابن الحاج کیپٹن ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر ۲۳ جولائی بروز جمعرات احمدیہ ہال کراچی میں جناب مولوی عبد السلام صاحب طاہر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھا۔ عزیزہ سیدہ دُرِّ ثمین مکرم معظم جناب سید غلام حسین صاحبؓ کی پوتی اور جناب سید دلاور شاہ صاحب بخاری لاہور کی نواسی ہیں۔ عزیزم لطف الرحمٰن صاحب جناب میاں عظیم اللہ صاحب مرحوم آف فیض اللہ چک کے پوتے ہیں۔ (یہ تینوں بزرگ اصحابِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں۔)

احباب کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب برکت کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین!

(خاکسار سید مبارک احمد۔ راولپنڈی)

۲۔ میری بچی عزیزہ بشریٰ ذہین ایم۔ایس سی (فزکس) کا نکاح ہمراہ مرزا نصیر احمد صاحب ابن مرزا عبد الرحمٰن صاحب آف کراچی بعوض حق مہر مبلغ چالیس ہزار روپے (۴۰۰۰۰/-) سکہ پاکستانی مکرم مولانا محمد الطاف خان صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے مورخہ یکم اگست ۱۹۷۵ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور میں پڑھا۔ چونکہ مرزا نصیر احمد صاحب آجکل ملک سے باہر ہیں اس لئے اُن کے والد محترم مرزا عبد الرحمٰن صاحب نے بحیثیت اُن کے وکیل کے ایجاب و قبول کے فرائض انجام دیئے۔

احباب کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے نہایت بابرکت فرمائے۔ آمین!

(خاکسار نثار احمد فاروقی۔ مکان نمبر ۲۳ رسالدار سٹریٹ پشاور شہر)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اسلام کے لئے مہم جاری ہے۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

گمشدہ نقدی

خاکسار کے کم و بیش بیس روپے مورخہ ۴ر اگست کو چندہ الفضل وصول کرتے ہوئے گر گئے ہیں۔ جن صاحب کو ملے ہوں خاکسار کو پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(محمد رفیع اللہ شاہین ۹/۶ دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کا بیٹا مجیب اللہ خان جو کہ محترم خان میر خان صاحب مرحوم کا پوتا ہے عرصہ تین سال سے گردوں میں تکلیف سے بیمار ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (حبیب اللہ خان پسر خان میر خان صاحب مرحوم)

۲۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں نیز میری اہلیہ اور مَیں خود بھی چند دنوں سے بیمار ہوں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفاء عطا فرمائے۔

حکیم قاضی نذر محمد
چک چٹھہ (گوجرانوالہ)

ھُوَ الشَّافِی
گل گھوٹو
(یعنی جانوروں کا خناق) اکسیر گل گھوٹو کی چند (۲ تا ۸) خوراکوں سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔
"خناق روک"
کی ایک ایک خوراک وبا کے علاقہ میں ہر جانور کو کھلا دی جائے تو بفضلہ تعالیٰ جانور گل گھوٹو سے محفوظ رہیں گے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔ سالانہ چندہ -/۵ روپے۔
(مینیجنگ ایڈیٹر)

کلیرنس سیل
گاہکوں کیلئے سنہری و عمدہ موقعہ
ہماری دکان پر چھ اگست تا پندرہ اگست مندرجہ ذیل پارچات کی کلیرنس سیل ہوگی:-
وائل شفون۔ فلیٹ و کرسٹل پرنٹ۔ وائل لون و امبر بنا پرنٹ۔ کاٹن تھامر۔ تپا ہوتی۔ یونیورسل چین۔ ریون۔ ٹسر۔ ونو کمرک پرنٹ۔ ہملٹن پلین سپیشل فرائڈ۔ KT سٹرنگ چیک۔
موہن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے بارہ میں فرمایا:-

"یہ ایک حقیقت ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ اجتماع نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اور بہترین سبق ہے اس لئے احمدی نوجوانوں کو اس طرف پوری توجہ دینی چاہیئے۔"

(الفضل ۱۰ر ستمبر ۱۹۷۲ء)

امسال سالانہ مرکزی اجتماع ۲۴-۲۵-۲۶ر اخاء/ اکتوبر ۱۳۵۴ہش/۱۹۷۵ء ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

خدام اپنے اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے کوشش فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴